www.wilayattimes.com
اشاعت کا دوسرا سال

ہفت روزہ ولایت ٹائمز سرینگر

WILAYAT TIMES

الله کی ولایت مومنین اور متقین پر هے وہ انهیں تاریکی سے روشنی کی طرف نکال لاتا هے

جلد:3 ☆ شمارہ نمبر:34 ☆ تاریخ:4 دسمبر تا 10 دسمبر 2017ء بمطابق 15 ربیع اول تا 21 ربیع اول 1439ھ ☆ صفحات:8

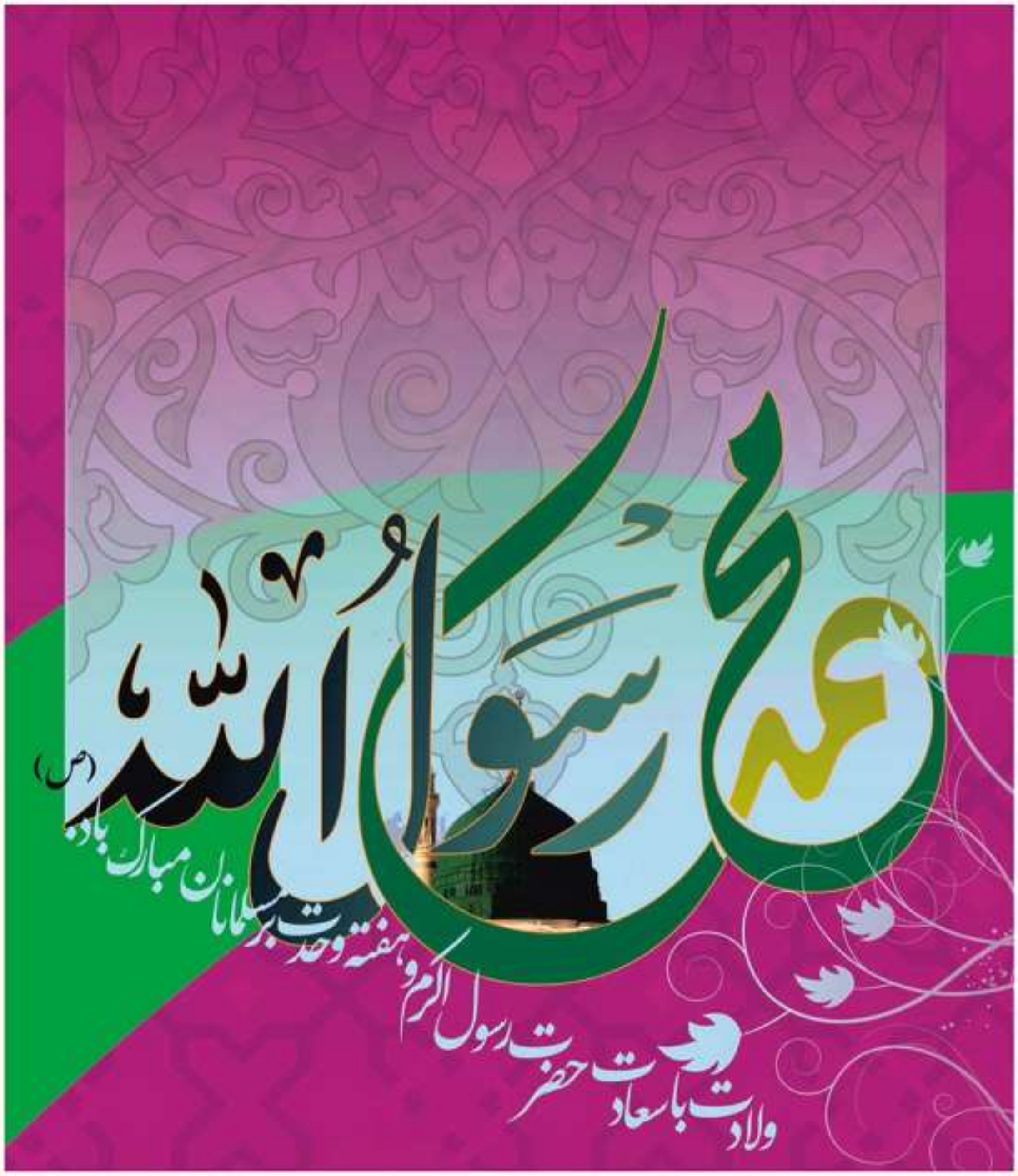

روضه رسولؐ سے آتی هے صدا!

آج کی دنیا جن پیچیدگیوں سے دوچار هے اور کئی جهتوں سے جنگ کے بادلوں کی زد میں آتی محسوس هورهی هے، ان کے تناظر میں مسلم دنیا کیلئے مشکلات بڑه گئی هیں کیونکه بیشتر مسلم ممالک تمام شعبوں میں انحطاط کے شکار هیں جبکه مسلم امه کے باهمی تعلقات کی صورتحال بهی قابل رشک نهیں. جس قوم کے لوگوں کو دوسروں کو اچهائی کے مقاصد پرتبلیغ کرنے کی تعلیم دی گئی تهی وه اپنے موقف پر بهی غیرمسلم اقوام کو تو کجا خود اپنے برادر ملکوں کو قائل کرنے میں ناکام نظر آتے هیں.

ولایت ٹائمز

ماہ ربیع الاول میں پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ولادت ہونے کے باعث ملت اسلامیہ کیلئے سعادت ومسرت اور درود وسلام کے انوار کی بارش کا موقع ہے۔ ان کی ولادت کا دن ہمیں اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا کر کئے گئے اس اقرار کی یاد بھی دلاتا ہے جو خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر اللہ کے آخری رسولؐ سے ان کے امتیوں نے کیا تھا اور جس کا لب لباب یہ تھا کہ آپ (ص) نے تبلیغ کا حق ادا کر دیا اور امانت ہم تک پہنچا دی۔ غور کریں تو گنبد خضریٰ سے آج بھی ان الفاظ کی بازگشت سنائی دیتی ہے کہ

"لوگو! میں تمہارے درمیان ایسی چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں کہ تم ان پر قائم رہے تو کبھی گمراہ نہ ہوسکو گے، یعنی اللہ کی کتاب اور نبی کی عترت یعنی اہلبیت"۔ ان الفاظ کو تو مسلم امہ کیلئے بطور خاص چشم کشا ہونا چاہئے کہ "دیکھو! میرے بعد کہیں گمراہ نہ ہو جانا کہ آپس میں گردنیں مارنے لگو۔"

اللہ رب العالمین نے محمد الرسول اللہ (ص) کو رحمۃ للعالمین قرار دیتے ہوئے نبوت ووحی کا سلسلہ تکمیل تک پہنچا کر قیامت تک بنی نوع آدم کا وہ منشور ودستور اور لائحہ زندگی عطا فرمایا جس میں دی گئی توحید کی تعلیم کی بدولت ظہور اسلام کے بعد جھوٹے خداؤں، ظالم حکمرانوں اور شعبدے باز کاہنوں کیلئے انسانیت کی تذلیل کو جائز قرار دینا ممکن نہ رہا۔ طاقت کے زور پر انسانوں اور اقوام کو محکوم بنانے والے وقتی طور پر تو کامیاب ہو سکتے ہیں مگر تاریخ عالم جبر کی قوتوں کو ہزیمتوں اور مذمتوں کے سیلابوں میں کئی بار غرق ہوتے دیکھ چکی ہے اور آئندہ بھی دیکھتی رہے گی۔ رحمۃ للعالمین (ص) کی تعلیمات اور ان کے ذریعے آنے والے پیغام کے صدقے اولاد آدم (ع) کو اس شرف کا درست ادراک ہوا جو فرشتوں سے سجدہ کرا کے اس کے جد امجد کو عطا کیا گیا۔ اسے شعور ملا کہ تمام انسان آدمؑ کی اولاد ہونے کے ناطے برابر کے حقوق رکھتے ہیں اس لئے اقوام، نسلوں، رنگوں، علاقوں اور زبانوں کے فرق کی بنا پر کسی کو کسی پر برتری نہیں سوائے تقویٰ، خداشناسی اور انسان دوستی کے۔

سماجی زندگی کی تشکیلات سے قطع نظر، جس کا ہر پہلو رسول کی تعلیمات کے باعث دنیا کے ہر حصے میں انقلاب آشنا ہوا، نظام مملکت وسفارت کے وہ پہلو اجاگر ہوئے جنہیں عالمی امن کا پیش لفظ کہا جا سکتا ہے۔ مکے سے ہجرت کے بعد وسائل سے محروم ہو کر جو مہاجرین مدینہ پہنچے ان کی بحالی وآبادکاری کیلئے مواخات کے ذریعے باوسیلہ افراد کے وسائل میں حصہ داری کیا ماہرین معیشت کیلئے چشم کشا نہیں؟ میثاق مدینہ کے ذریعے متحارب قبائل کو ایک لڑی میں پرونا ہو، اردگرد کے قبائل سے مشترکہ دفاع وتعاون کے معاہدے ہوں، یہاں تک کہ انتہائی دشمنی پر آمادہ مشرکین مکہ سے بھی حدیبیہ کا امن معاہدہ طے پانا ہو یا مملکت مدینہ کے داخلی معاملات میں انفرادی اور قبائلی تعلقات اور نظم ونسق کی بے شمار مثالیں ہوں، وہ سب ہی ملکوں اور انتظامی یونٹوں کے بہت سے معاملات میں رہنمائی کا ذریعہ ہیں۔

آج کی دنیا جن پیچیدگیوں سے دوچار ہے اور کئی جہتوں سے جنگ کے بادلوں کی زد میں آتی محسوس ہو رہی ہے، ان کے تناظر میں مسلم دنیا کیلئے مشکلات بڑھ گئی ہیں کیونکہ بیشتر مسلم ممالک تمام شعبوں میں انحطاط کے شکار ہیں جبکہ مسلم امہ کے باہمی تعلقات کی صورتحال بھی قابل رشک نہیں۔ جس قوم کے لوگوں کو دوسروں کو اچھائی کے مقاصد پر تبلیغ کرنے کی تعلیم دی گئی تھی وہ اپنے موقف پر بھی غیر مسلم اقوام کو تو کیا خود اپنے برادر ملکوں کو قائل کرنے میں ناکام نظر آتے ہیں۔ مسلم حکمرانوں پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ گنبد خضریٰ سے اٹھنے والی بازگشتوں کا ادراک کریں، اپنی ذاتی اناؤں اور مفادات کے خول سے باہر نکلیں، حج بیت اللہ اور میلاد النبی (ص) کے مواقع کو باہم مل بیٹھنے کا ذریعہ بنائیں اور اپنے اختلافات دور کرنے اور عالمی برادری تک اپنے پیغامات پہنچانے کیلئے رسول اللہ کی تعلیمات اور قرآن کے اصولوں سے رہنمائی لیں۔ اس ضمن میں تنظیم اسلامی کانفرنس (او آئی سی) کو فعال کرنے، موثر سفارتکاری بروئے کار لانے اور عوامی بہبود کے کاموں پر خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

لوگو! میں تمهارے درمیان ایسی چیزیں چهوڑے جارها هوں که تم ان پر قائم رهے تو کبهی گمراه نه هوسکو گے، یعنی الله کی کتاب اور نبی کی عترت، اهلبیت". ان الفاظ کو تو مسلم امه کیلئے بطور خاص چشم کشا هونا چاهئے که "دیکهو! میرے بعد کهیں گمراه نه هوجانا که آپس میں گردنیں مارنے لگو."

پیغمبر اسلامؐ کی ذات اقدس وحدت کا مرکز

وحدت، اس ڈور کی مانند کہ جو تسبیح کے دانوں کو جمع کرتی ہے، معاشرہ کے تمام افراد کو ایک ساتھ ملا کر رکھتی ہے اور معاشرہ کو انتشار اور افراتفری سے بچانے میں اہم کردار ادا کرتی ہے. تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ ہر زمانے کے عقلمندوں کی روش یہ رہی ہے کہ جب انھوں نے کسی بڑے کام کو انجام دینا چاہا تو جو اہم ترین قدم انھوں نے شروع میں اٹھایا وہ لوگوں میں وحدت اور ہمدلی کی فضا کو ایجاد کرنا تھا. یہ بات ایک مسلم حقیقت ہے کہ انسان تنہا کبھی کسی بڑے اجتماعی ہدف تک نہیں پہنچ سکتا، اور اگر کسی معاشرہ میں تفرقہ اور اختلاف ہے تو یہ بات بہت واضح ہے کہ وہ معاشرہ کسی بھی حوالہ سے ترقی نہیں کرسکتا. اسلام انسان کو تکامل تک لے جانے کے لئے اس دنیا میں بھیجا گیا.

اسلام وحدانیت کا دین ہے اور اسکے قوانین کے سامنے تمام لوگ برابر ہیں۔ ابھی پہلی صدی ہجری بھی ختم نہ ہونے پائی تھی کہ اسلام کے اندر مختلف مذاہب پیدا ہونے شروع ہوگئے۔ پہلا فتنہ کہ جو دیمک کی مانند اسلام کے قلب پر جا کر لگا خوارج کا فتنہ تھا، اسی طرح دین کے اصول اور فروعات میں اختلافات پیدا ہوتے شروع ہوئے، اور اپنے اپنے مفادات کی خاطر بادشاہوں اور حکمرانوں نے ان اختلافات کو ہوا دی، اور ان اختلافات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے استعماری قوتوں نے مسلمان ممالک میں دست اندازی شروع کی اور آہستہ آہستہ یہ ممالک ان کے چنگل میں پھنستے گئے۔ مسلمان ممالک میں قوانین قرآن اور تعلیمات پیغمبر اعظم (ص) کی بنیاد پر تشکیل ہونے چاہیے۔ اے مسلمانوں، اپنی توانائیوں کو ایک جگہ جمع کرو کیونکہ عالمی سیاست اب مسلمان اور عرب ممالک کو اپنے حملوں کا نشانہ بنا رہے ہیں۔" آیت اللہ کاشف الغطاء" کی یہ فریاد آج بھی تازگی رکھتی ہے۔ 62 سال پہلے اس فقیہ مجاہد نے جس بات سے مسلمانوں کو خبردار کیا، اور اسکا حل بتایا آج بھی عالمی سیاست اپنی اسی ڈگر پر چل رہی ہے اور اسکا اصل ہدف صرف اور صرف اسلام ہے اور اس حملہ سے بچاؤ کا طریقہ کار کچھ اور نہیں مگر مسلمانوں کے درمیان اتحاد ہے۔ وحدت، اس ڈور کی مانند کہ جو تسبیح کے دانوں کو جمع کرتی ہے، معاشرہ کے تمام افراد کو ایک ساتھ ملا کر رکھتی ہے اور معاشرہ کو انتشار اور افراتفری سے بچانے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ ہر زمانے کے عقلمندوں کی روش یہ رہی ہے کہ جب انھوں نے کسی بڑے کام کو انجام دینا چاہا تو جو اہم ترین قدم انھوں نے شروع میں اٹھایا وہ لوگوں میں وحدت اور ہمدلی کی فضا کو ایجاد کرنا تھا۔ یہ بات ایک مسلم حقیقت ہے کہ انسان تنہا کبھی کسی بڑے اجتماعی ہدف تک نہیں پہنچ سکتا، اور اگر کسی معاشرہ میں تفرقہ اور اختلاف ہے تو یہ بات بہت واضح ہے کہ وہ معاشرہ کسی بھی حوالہ سے ترقی نہیں کرسکتا۔ اسلام انسان کو تکامل تک لے جانے کے لئے اس دنیا میں بھیجا گیا۔

"الیوم اکملت لکم دینکم "سورہ مائدہ/ ۳. (آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو کامل کر دیا.)

اور یہ خدا کی طرف سے کامل دین کا بھیجنا صرف اسی لیے ہے کہ انسان اپنی صلاحیتوں کو کمال تک پہنچائے۔ آج کل زیادہ تر مسلمان ممالک میں شیعہ اور سنی ایک ساتھ زندگی گزار رہے ہیں۔ اگر معاشرہ میں شیعہ اور سنی آپس میں تفرقہ کے ساتھ رہیں گے تو یہ بات بہت واضح ہے کہ مسلمان معاشرے اور ممالک کسی بھی طریقہ سے ترقی نہیں کر پائینگے، اور یہی اسلام کے دشمنوں کی خواہش ہے کیونکہ انکی اسلام دشمنی اب کسی سے ڈھکی چھپی بات نہیں ہے۔ دوسری طرف مسلمان ممالک کے اندرونی مسائل مثلا غربت، جہالت، بے روزگاری وغیرہ نے انکو گھیرے میں لیا ہوا ہے، اگر جدائی اور تفرقہ کا مسئلہ بھی ان مسائل میں شامل ہو جائے تو اسلام دشمنوں کا مقابلہ تو دور کی بات، اسلامی ممالک کی اپنی حیثیت خطرہ میں پڑ جائیگی اور اس بات کا مشاہدہ ہم پاکستان، افغانستان اور عراق میں بہت آسانی سے کرسکتے ہیں۔

اسلام نے وحدت کی اہمیت کو دیکھتے ہوئے اس بات کو اپنا سرنامہ کلام بنایا ہے کہ اسکے ماننے والے ایک امت ہیں۔

(یہ تمہاری امت یقیناً امت واحدہ ہے) سورہ انبیاء

پس اسلام یہ چاہتا ہے کہ اسکے تمام پیروکار خدا کی بندگی اور اسکا تقویٰ اختیار کرتے ہوئے ایک امت بن جائیں۔ اتحاد بین المسلمین کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ چونکہ اتحاد کا حکم ہے، پس ہر قیمت پر اتحاد کیا جائے، چاہے طرف جو بھی عقائد رکھتا ہو۔ اور آج کی سیاست میں وہابیت کہ جسکا نتیجہ داعش، القاعدہ، طالبان وغیرہ جیسی وحشی تنظیم کی شکل میں نمودار ہوا ہے، اسکو بقیہ سنی برادران سے جدا کرنے کی ضرورت ہے۔ وہابیت صرف شیعوں کی دشمن نہیں ہے بلکہ اگر انکے ہاتھ کھول دیے جائیں تو نہ حنفی بچیں گے، نہ شافعی، نہ مالکی اور نہ انکے علاوہ۔ ہاں ہم تمام مذہبی دانشمندوں کو چاہیے انکا تعلق جس فرقے سے ہی کیوں نہ ہو، اس بات کی طرف دعوت فکر دیتے ہیں کہ اگر وہ چاہتے ہیں کہ اسلامی معاشروں سے وہابیت کے افراطی افکار کا خاتمہ ہو تو اسکے کے لئے بغیر شیعہ سنی اتحاد کے تاثیر نہیں کیا جاسکتا۔

بعض اوقات اتحاد بین المسلمین سے یہ مطلب لیا جاتا ہے کہ فریقین اپنے عقائد چھوڑ دیں اور آکر مل بیٹھیں۔ یعنی کیمسٹری میں جس طرح ایک (compound) بنتا ہے کہ جو اپنے بنیادی اجزا کی خصوصیات کو کھو کر کے ایک جدید شکل اپناتا ہے، اسی طرح بعض افراد اتحاد کے مفہوم کو بھی لیتے ہیں جبکہ اجتماعی امر میں یہ بات، نہ ممکن ہے نہ معقول۔ بلکہ اسلام کے مختلف فرقوں میں اتحاد کا مطلب یہ ہے کہ اس کے ساتھ ساتھ کہ وہ اپنی انفرادیت کو برقرار رکھیں، کچھ مشترک نکات پر ہم آہنگی اور وحدت حاصل کریں۔ یعنی ان فرقوں کی انفرادیت بھی محفوظ رہے اور وحدت بھی۔

قرآن میں اتحاد کی تاکید اور تفرقہ سے پرہیز پر متعدد آیات موجود ہیں۔ ہم بطور مثال چند آیات کو پیش کرتے ہیں۔

قرآن رسول خدا (ص) کی رسالت پر ایمان رکھنے والوں کو برادری کی دعوت دیتا ہے۔ (چونکہ مومنین آپس میں بھائی بھائی ہیں، پس اپنے بھائیوں کے درمیان صلح کرو اور خدا کا تقویٰ اختیار کرو، شاید خدا کی رحمت تمہارے شامل حال ہو جائے۔) الحجرات

اس آیہ شریفہ میں مومنین کو برادری کی دعوت دی گئی ہے اور آپس میں تفرقہ سے بچنے کا کہا گیا ہے تاکہ قرآنی اصول "اشداء علی الکفار رحماء بینهم" کے مطابق اسلام کے سایہ تلے محبت اور الفت کے ساتھ مومنین مل جل کر زندگی گزار سکیں۔

وَ اعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعاً وَ لا تَفَرَّقُوا آل عمران/ ۱۰۳ (اور اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑے رہو اور آپس میں تفرقہ نہ پیدا کرو)

مفسرین اس آیہ شریفہ کے ذیل میں یہ فرماتے ہیں کہ خدا کی رسی کو تھامنا یعنی خدا کی آیات اور رسول خدا (ص) سے تمسک ہے کہ امت اگر ایسا کرے گی، تو ہدایت پا جائیگی کیونکہ قرآن اور رسول اکرم (ص) کی ہدایت صرف اور صرف خدا تک پہنچاتی ہے۔ لیکن اگر ان ہدایات سے دوری ہوگی تو نتیجتاً آپس میں تفرقہ پیدا ہوگا کہ جس کا انجام اسلام کی کمزوری میں ظاہر ہوگا۔

اسی مطلب کو ایک دوسرے انداز میں قرآن نے کچھ اس طرح بیان کیا

"وَ اَطِيعُوا اللّٰهَ وَ رَسُولَهُ وَ لا تَنازَعُوا فَتَفْشَلُوا "(اور خدا اور اس کے رسول کے حکم پر چلو اور آپس میں جھگڑا نہ کرنا کہ (ایسا کرو گے تو) تم بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائیگی)

پس ان آیات قرآنی سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ ہر وہ کام کہ جو اخوت اور بھائی چارگی کے خلاف ہو، وہ قرآن کے احکامات کے منافی ہوگا۔

وحدت اور بھائی چارگی کی راہ کے اہم ترین کاموں میں سے ایک کام، ایک دوسرے کے دینی مقدسات اور محترم ہستیوں کا احترام کرنا ہے اور انکا نام احترام سے لینا ہے۔ اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے مذہبی رہنماؤں اور علماء کی بے احترامی نہ ہو تو دوسرے بھی ایسا ہی چاہتے ہیں۔ قرآن کریم میں اس اصل کو حتی بت پرستوں کا تذکرہ کرتے ہوئے بیان کیا گیا ہے۔

انعام/ ۱۰۸ (گالی مت دو ان کو جن کو یہ اللہ کو چھوڑ کر پکارتے ہیں، مبادا وہ عداوت اور نادانی میں اللہ کو برا کہنے لگیں)

اسلامی معاشرہ میں اخلاقی اصولوں کی رعایت کرنا وحدت کی راہ میں ایک اہم ترین قدم ہوگا۔ قرآن تمام مسلمانوں کو یہ حکم دیتا ہے کہ اپنے مخالفین حتی غیر مسلموں کے ساتھ برتاؤ کرتے ہوئے اخلاقی اصولوں کا خیال رکھا جائے۔

ممتحنہ/ ۸ (جن لوگوں نے دین کے بارے میں تم سے جنگ نہیں کی اور نہ ہی تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا ہے اللہ تمہیں ان کے ساتھ احسان کرنے اور انصاف کرنے سے نہیں روکتا اللہ یقیناً انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔)

پس اگر ہم چاہتے ہیں کہ اسلامی معاشروں میں وحدت کی فضا برقرار ہو تو اسکے لئے ضروری ہے کہ مسلمان آپس میں الفت اور دوستی کے ساتھ زندگی گزاریں اور ایک دوسرے کے ساتھ نیکی سے پیش آئیں اور بداخلاقیوں کا خوش اخلاقیوں سے جواب دیں۔

رعد/ ۲۲ (نیکی کے ذریعے برائیوں کو دفع کیا جائے)

نساء/ ۸۶ (اور جب تم لوگوں کو کوئی تحفہ (سلام) پیش کیا جائے تو اس سے بہتر یا کم سے کم ویسا ہی واپس کرو)۔

(خبردار کسی قوم کی عداوت تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کردے کہ انصاف کو ترک کردو - انصاف کرو کہ یہی تقویٰ سے قریب تر ہے)

ان آیات سے واضح ہوتا ہے کہ قرآن ہم سب کو یہ حکم دے رہا ہے کہ اختلاف اور دشمنی باعث نہ بنے کہ ہم مخالفین سے برتاؤ میں حق اور انصاف کے راستے سے دوری اختیار کر جائیں۔

دراصل عقل اور قرآن حقیقت تک پہنچنے کے فطری مصادر ہیں اور ممکن نہیں ہے کہ جو حکم عقل لگائے اس کے برخلاف قرآن میں بات کی جائے۔ جس طرح ہماری عقل آپس میں مل کر رہنے کے فوائد اور تفرقہ کے نقصانات کو سمجھ رہی ہے، اسی طرح قرآن بھی انہی حقائق سے پردہ اٹھاتے رہا ہے۔

عید میلاد النبیؐ و ہفتہ وحدت کی مناسبت سے ریاست بھر میں تقریبات منعقد

علمائے کرام کا اسوہ رسولؐ پر عمل پیرا اور اتحاد کو ترویج دینے کی تاکید

نمائندہ ولایت ٹائمز

سرینگر/ ولادت پیغمبر آخرالزمانؐ و ہفتہ وحدت کی مناسبت سے 12 ربیع الاول سے 17 اگست تک تقریبات کے اہتمام کا سلسلہ سید نہایت ہی تزک و احتشام عقیدت و احترام کے ساتھ ریاست کے آر پار منائی جا رہی ہیں۔ ریاست بھر میلاد ریلیاں نکالی گئیں جن میں فرزندان توحید نے شرکت کر کے آقائے نامدار کے تئیں اپنی والہانہ عقیدت کا اظہار کیا۔ ولایت ٹائمز کو موصول اطلاعات کے مطابق خانقاہوں، مسجدوں، درگاہوں، امام باڑوں اور زیارتگاہوں میں وعظ و تبلیغ و ذکر و اذکار کی محفلیں آراستہ کی گئیں۔ شب خوانی کی سب سے بڑی تقریب درگاہ حضرت بل میں منعقد ہوئی جہاں بڑی تعداد میں فرزندان توحید نے گڑگڑا کر اپنے گناہوں کی بخشش مانگی۔ فجر نماز اور نماز جمعہ کے بعد عقیدت مند موئے پاک کی زیارت سے فیض یاب ہوئے۔ 12 ربیع الاول کو ریاست کے آر پار فرزندان توحید نے اپنی والہانہ عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے بڑی بڑی ریلیاں نکالی۔ جن میں ہزاروں لوگوں نے شرکت کر کے نبی آخرالزمان کے تئیں اپنی والہانی عقیدت کا اظہار کیا۔ ریاست خاص کر وادی کشمیر میں ولادت پیغمبر اسلامؐ و ہفتہ وحدت کے حوالے سے قریہ قریہ، گاؤں گاؤں، گلی گلی، شہروں اور قصبوں میں فرزندان توحید کے چہروں پر خوشیاں جھلک رہی تھیں اور آقائے نامدار محمد مصطفی احمد مجتبیٰ ﷺ کے تئیں اپنی والہانہ عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے نظر آ رہے۔ کوچوں، چوراہوں پر بڑے بڑے بینر آویزاں کئے ہیں جن پر آقائے نامدار کی عظمت سے الفاظ درج ہیں۔ ہر طرف سے لاالہ الا اللہ اور اتحاد کی صدائیں بلند ہو رہی تھی۔ ہر آنکھ نم اور ہر چہرہ خوشی سے جھلک رہا تھا اور اللہ کے حضور میں امت مسلمہ کے تئیں اتحاد و اتفاق کی دعائیں مانگ رہے تھے۔ اسلام کی سربلندی کیلئے یک جٹ ہو کر دعوت حق کو عام کرنے کے عہد کئے گئے۔ عدل و انصاف کی بلندی، ظلم و بربریت کے خلاف کھڑے ہونے کے وعدے کئے گئے، یتیموں، بیواؤں، مسکینوں، مستحق لوگوں کی مدد کرنے کی پل باندھے گئے۔ مسجدوں، خانقاہوں، امام باڑوں اور زیارتگاہوں میں شیعہ سنی علمائے کرام نے آقائے نامدار کی اسوہ حسنہ پر تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کا جب ظہور ہوا تب انسانیت تیج رہی تھی، شرم و حیا کا جنازہ نکل رہا تھا، ظلم و بربریت حد سے زیادہ بڑھ گئی تھی تاہم ان کے تولد ہوتے کے ساتھ ہی نہ صرف سرزمین عرب بلکہ اقوام عالم میں انسانیت، اخوت، برادری، مذہبی رواداری، ایک دوسرے کا احترام کرنے کا پیغام پہنچا۔ کئی شہنشاہوں، بت کدھوں، خدا کی وحدانیت کو انکار کرنے والوں میں لرزہ طاری ہوا۔ رحمت اللعالمین کے ظہور نے انسانیت کی بقا، انصاف کو عام کرنے کا کام کیا اور 23 سال کی مختصر مدت کے دوران دنیا کو ایک ایسا نظام فراہم کیا جس کے بارے میں غیر مسلم بھی اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ دین اسلام ہی زندگی کا مقصد ہے اور حیات جاوداں ہے۔ مقررین نے اپنے خطاب کے دوران کہا کہ 12 ربیع الاول اور 17 ربیع الاول کو میلاد رسولؐ و ہفتہ وحدت کی مناسبت سے بڑے عقیدت سے منایا جاتا ہے۔ نمائندے کے مطابق پوری وادی کی مسجدوں میں چراغاں کیا گیا۔ سیمناروں، تقریبوں اور ریلیوں کے ذریعے امت مسلمہ کے اتحاد و اتفاق کیلئے دعوتی پروگرام کو عام کرنے کی سعی کی گئی۔ وادی کی کئی جامع مسجدوں میں لوگوں نے آقائے نامدار کے ساتھ اپنی والہانہ عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے توبہ استغفار کی محفلیں آراستہ کیں۔ ریاست کے امن، خوشحالی اور اسلام کی سربلندی کیلئے خصوصی دعائیں مانگی گئی۔ پانپور میں بھی عید میلادالنبیؐ کا جلوس حسب قدیم برآمد ہوا جس کی پیشوائی ادارہ اوقاف اسلامیہ پانپور اور جمعیت ہمدانیہ سربراہ میرواعظ کشمیر مولانا ریاض احمد ہمدانی نے کی اور سیرت پاک کے مختلف گوشوں پر روشنی ڈالی۔ انجمن شرعی شیعیان کے اہتمام سے ہفتہ وحدت بمناسبت عید میلادالنبیؐ کی تقریبات کے سلسلے کے تحت حسب عمل قدیم خانقاہ میر شمس الدین اراکی جڈی بل سرینگر سے تنظیم سربراہ حجتہ الاسلام والمسلمین آغا سید حسن الموسوی الصفوی کی قیادت میں جلوس میلادالنبیؐ برآمد کیا گیا جس میں تنظیم کے زیر انتظام سینکڑوں شاخہائے مکاتب کے ہزاروں طلبا و طالبات کے علاوہ فرزندان توحید نے شرکت کی۔ جلوس میلاد کے دوران فرزندان توحید نے امہات المومنینؓ اور خاتون جنت سیدہ فاطمہ (س) کی شان میں بھارتی ٹی وی چینل کے اینکر روہت سرداند کی گستاخی کے خلاف شدید نعرہ بازی کی۔ جلوس میلاد امام باڑہ گلشن باغ بوٹہ کدل میں اختتام پذیر ہوا جہاں دن بھر محفل میلاد منعقد ہوئی۔ خانقاہ میر شمس الدین اراکی جڈی بل میں جلوس میلاد کی روانگی سے قبل آغا حسن نے حضور سرور کائنات کی ولادت باسعادت اور سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں کی وضاحت کی۔ اتحاد المسلمین کی طرف سے جامع مسجد سجاد آباد چھتہ بل سے عید میلاد و ہفتہ وحدت کی مناسبت سے جلوس برآمد ہوا جو مختلف راستوں سے گزر کر کرن نگر چوک میں اختتام پذیر ہوا۔ اختتامی تقریب پر قائمقام صدر آغا سید یوسف نے تقریر کرتے ہوئے ٹی وی اینکر روہت سردانا کے مقدس مسلم ہستیوں کی شان میں گستاخانہ نوعیت کے خلاف احتجاج کیا گیا۔ ہفتہ وحدت بمناسبت عید میلادالنبیؐ کے سلسلے میں جہاں وادی کے طول و عرض میں میلادالنبیؐ کے جلوس برآمد ہوئے وہی سرینگر کے علی آباد بیج ایم پی سے بھی معاون کمیٹی تنظیم المکاتب کشمیر کے اہتمام سے ایک ریلی نکالی گئی جو سرینگر مظفر آباد قومی شاہراہ سے گزرتے ہوئے جامعہ امام رضا اسلامک کالج گنڈ حسی بٹ میں اختتام پذیر ہوئی جلوس میں مکاتب امامیہ زون بچن اور سرینگر سے وابستہ طلاب، مدرسین اور منتظمین سمیت سینکڑوں عاشقان رسولؐ نے شرکت کی جو رسول گرامی اسلام سے محبت و عقیدت کا اظہار کر رہے تھے جلوس میں شامل تنظیم المکاتب سے وابستہ بچوں نے ہاتھوں میں پلے کارڈس اٹھائے رکھے تھے جن پر وحدت اسلامی کے حق میں نعرے درج تھے۔ مرکزی دفتر کاروان اسلامی شہید گنج سے ریلی نکالی گئی جس ایک لاکھ سے زائد لوگوں نے شرکت کی۔ لاکھوں لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے کاروان اسلامی کے امیر غلام رسول حامی نے لوگوں سے تمام زندگی اسوۂ مصطفویؐ پر گذارنے اور تن من دھن حضورؐ کے قدم مبارک میں نچھاور کرنے کا عہد لیا۔ انہوں نے عوام سے مخاطب ہو کر کہا کہ وقت آ چکا ہے کہ جہالت، ظلم اور لادینی کا خاتمہ نور مصطفویؐ سے متحد ہو کر کیا جائے۔ تحریک حریت جموں کشمیر کے اہتمام سے تنظیم کے مرکزی دفتر حیدرپورہ پر ایک وقار سیرتی محفل سید علی گیلانی کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ سیرتی محفل سے ڈاکٹر میرواعظ محمد عمر فاروق، محمد یٰسین ملک، مولانا غازی معین اسلام، مولانا الطاف حسین ندوی اور بشیر احمد فاروقی نے سیرت سرور عالم ﷺ پر تفصیل سے روشنی ڈالی، جبکہ اس سیمنار سے تحریک حریت جنرل سیکریٹری جناب محمد اشرف صحرائی کو بھی خطاب کرنا تھا، مگر پولیس نے انہیں کل سے اپنے گھر میں نظربند کر دیا ہے جس وجہ سے وہ اس محفل میں شرکت کرنے سے قاصر رہے۔ ڈوڈہ، بھدرواہ، کشتواڑ، رام بن، بانی ہال، راجوری، پونچھ، جموں کی جامع مسجدوں میں بھی وعظ و تبلیغ کی محفلیں بھی آراستہ کی گئیں اور آقائے نامدار کے تئیں اپنی والہانہ عقیدت کا اظہار کیا گیا۔ انتظامیہ کی طرف سے عقیدت مندوں کو درگاہ حضرت بل لانے اور لے جانے کا خاص انتظام کیا گیا تھا۔ جگہ جگہ فرزندان توحید کی جانب سے لنگر قائم کئے گئے تھے اور عقیدت مندوں کو مشروبات کھانے پینے کی چیزیں فراہم کی جا رہی تھی۔ اطلاعات کے مطابق

مسلکی فسادات کی سازشوں سے ہوشیار رہنے کی اشد ضرورت: گیلانی

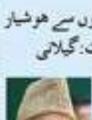

چیرمین حریت (گ) سید علی گیلانی نے کہا کہ پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ کسی خاص قوم، قبیلے، نسل یا کسی خاص عقیدے کے پیروکاروں ہی کے لیے نہیں، بلکہ تمام انسانیت اور تمام عالمین کے لیے رحمت بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ وہ دنیا کو ظلم اور استحصال سے نجات دینے کے لیے بھیجے گئے ہیں۔ مسلکوں کی بنیاد پر لڑانے کے لیے بڑی بڑی سازشیں ہو رہی ہیں، ہمیں ان فتنوں سے بچنا چاہیے۔

اختلافات کی وجہ سے یمن، شام وغیرہ میں خونریزی کا بازار گرم: میرواعظ

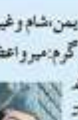

حریت (ع) چیرمین میرواعظ ڈاکٹر محمد عمر فاروق کہا کہ اسلام نے ہمارا راستہ واضح کر دیا ہے، پھر بھی ہم انتشار کے شکار ہو کر مسلکوں میں تقسیم ہو گئے ہیں۔ OIC کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ ادارہ بھی انتشار کا شکار ہے جس وجہ سے نہ صرف فلسطین اور کشمیر کے مسائل لٹکے ہوئے ہیں، بلکہ یمن، شام اور دیگر مسلم ممالک بھی آپس میں دست گریبان ہو گئے ہیں۔

اتحاد و اتفاق میں امت مسلمہ کے مشکلات کا حل پوشیدہ ہے: یٰسین ملک

جموں کشمیر لبریشن فرنٹ چیرمین محمد یٰسین ملک نے اپنی تقریر میں کہا کہ رسول رحمت ﷺ کی سیرت سے ہمیں اتحاد کا درس ملتا ہے اور موجودہ حالات میں ہمارے لیے بھی اتحاد از بس لازمی ہے۔ کیونکہ ہم پر ظالموں اور جابروں کی یلغار ہے۔ علمائے کرام سامعین کو ظلم کے حالات سے آگاہی فراہم کریں جبکہ بدقسمتی سے ہمارے علماء ان مظالم پر خاموش ہیں۔

مسلکی اختلافات کو ختم کرنا ہی میلاد کا اصلی پیغام ہے: مولانا قمی

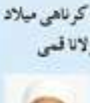

پیروان ولایت جموں و کشمیر کے سرپرست مولانا سید شبیر قمی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا اخلاق حسنہ ہمارے لئے مشعل راہ ہیں ہمیں چاہئے کہ اپنے کردار کی طرف جھانک کر دیکھیں کہ ہم کس حد تک رسول اسلام اور اہلبیت کرامؑ کے سیرت پر چل رہے ہیں۔ میلاد رسول ہمیں آپسی اتحاد کو قائم اور اختلافات کو ختم کرنے کی یاد دلاتا ہے۔

مسلمانان اسلام کے پرچم تلے متحد ہو جائیں

ولی فقیہ امام خامنہ ای کا سال 1982ء میں تاریخی انٹریو

میری تمنا یہ ھے کہ میری زندگی اتحاد بین المسلمین کی راہ میں گزرے اور میری موت بھی مسلمانوں کے اتحاد کی راہ میں واقع ہو

یہ انٹرویو (جنوری 1982ء) رہبر معظم انقلاب اسلامی حضرت آیت اللہ العظمیٰ امام خامنہ ای کا ہے جو تقریباً 35 سال پرانا ہے البتہ اس کے مطالب و مضامین تازہ ہی تازہ ہیں اور موجودہ دور میں اس پر غور و فکر کرنے کی ضرورت ہے۔ رہبر معظم اس وقت اسلامی جمہوریہ ایران کے صدر تھے اور یہ انٹرویو "ہفتہ وحدت" کے مناسبت سے لیا گیا ہے جس میں وحدت کے محوروں اور اختلاف پھیلانے کے سلسلے میں استعمار و استکبار کے اہداف و مقاصد پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ رہبر معظم کی اس وقت کی باتیں آج بھی عالم اسلام کی ضرورت کے عین مطابق اور سب کیلئے مفید ہیں۔
ولایت ٹائمز کی جانب سے انٹرویو کا متن قارئین کی خدمت میں ہدیہ پیش ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

س: ہفتہ وحدت میں وحدت کے لئے متعین بنیادی نقاط کیا اور کیوں ہیں؟

ج: درود کثیر ہو پیغمبر بزرگوار، خاتم النبیین حضرت محمد بن عبداللہ (ص)، کی روح مقدس و مطہر پر جو کلمہ توحید اور توحید کلمہ (اتحاد مسلمین) کے مبشر ہیں اور ہفتہ وحدت کا اعلان بھی آپ (ص) کی ولادت باسعادت کی مناسبت سے ہی کیا گیا ہے۔

اور سلام و درود ہو میدان جدو جہد میں ہمیشہ حاضر و موجود امت پر اور امام عزیز و بزرگوار پر اور خراج عقیدت و تعظیم پیش کرتا ہوں شہیدوں کے پاک خون کو بالخصوص راہ وحدت میں جان کی بازی لگانے والے شہداء کو۔

میرے خیال میں وحدت مسلمین کئی محوروں پر استوار ہے اور ان میں سے ایک مختلف اسلامی مسالک کے درمیان وحدت ہے؛ خاص طور پر شیعہ اور سنی کے درمیان، اسی طرح شیعہ اور سنی مذاہب کے مختلف فرقوں کے درمیان۔

وحدت مسلمین کا ایک محور جغرافیائی لحاظ سے اور جغرافیائی سرحدوں کے لحاظ سے ہے؛ جیسے ایران، عراق، شام اور مصر اور دیگر اسلامی ممالک کے درمیان وحدت؛ مشرق وسطیٰ اور جنوب مشرقی ایشیا اور جنوبی ایشیا اور شمالی افریقہ کے درمیان وحدت وغیرہ۔

وحدت کا ایک محور سیاسی رجحانات کے لحاظ سے وحدت ہے۔ یعنی یہ کہ مسلمان اسلام کے پرچم تلے متحد ہو جائیں چاہے کوئی بھی سیاسی رجحان کے ذہن اور قلب پر حاکم ہو۔ یہ اسلامی معاشرے میں وحدت کے اہم محور اور اہم بنیادیں ہیں۔ وحدت کا سب سے زیادہ اہم رجحان شاید زبان اور نسل کے لحاظ سے ہو؛ یعنی یہ کہ فارسی بولنے والے مسلمان، ترکی بولنے والے مسلمان اور عربی بولنے والے مسلمان آپس میں متحد و متفق ہو جائیں۔

جب ہم مسلمانوں کے درمیان وحدت کی بات کرتے ہیں اور اس کو اپنا شعار اور نعرہ قرار دیتے ہیں اور اس کو ایک عالمی پیغام کے عنوان سے ایران کی انقلابی مملکت کی جانب سے دوسرے ممالک تک پہنچاتے ہیں اور جیسا کہ امام راحلؒ نے فرمایا کہ "پیغام وحدت کی صدا ایران سے اٹھ رہی ہے" اور ہم یہ صدا اٹھا رہے ہیں اس سے مراد یہ ہے کہ مسلمان جدائی کے ان تمام عوامل و اسباب یا مذہبی اختلاف، زبانی اختلاف، نسلی اختلاف، جغرافیائی اختلاف وغیرہ کو نظر انداز کریں اور **"لا آلہ الا اللہ محمد رسول اللہ (ص)"** کے محور کے گرد متحد ہو جائیں اور ہم صدا ہو کر، وحدت کلمہ کے ساتھ، مشترکہ محرکات اور مشترکہ خواہشوں اور اہداف و مقاصد کے پیش نظر اسلام کے تمام مخالفین کے خلاف اپنی حرکت کا آغاز کریں۔

چنانچہ ہفتہ وحدت کا پیغام یہ ہے کہ وحدت ایک علامت اور نمونے کے عنوان سے مسلمان ملتوں کی پوری سیاسی حیات میں نظر آنی چاہئے اور وحدت کا شعار اور نعرہ ایک ہمہ جہت نعرہ اور شعار ہونا چاہئے اور یہی نعرہ مسلمانوں کے ذہنوں پر حکم فرما ہونا چاہئے۔

ترجمہ ف۔ ح۔ مہدوی

پیغام وحدت کی صدا ایران سے اٹھ رہی ھے" اور ھم یہ صدا اٹھا رھے ھیں اس سے مراد یہ ھے کہ مسلمان جدائی کے ان تمام عوامل و اسباب یا مذھبی اختلاف، زبانی اختلاف، نسلی اختلاف، جغرافیائی اختلاف وغیرہ کو نظر انداز کریں اور "لا آلہ الا اللہ محمد رسول اللہ (ص)" کے محور کے گرد متحد ھوجائیں اور ھم صدا ھوکر، وحدت کلمہ کے ساتھ، مشترکہ محرکات اور مشترکہ خواھشوں اور اھداف و مقاصد کے پیش نظر اسلام کے تمام مخالفین کے خلاف اپنی حرکت کا آغاز کریں.

The Love for the Ahl-al-Bayt is What Can Unify all Muslims: Ayatollah Makarem

End of Daesh was the Result of the Unity among Muslims; Muslim Ummah must be Cautious over the Plots of the Enemies in the Future.

Qom:In order for the unity of Muslims to be strong, all Muslim schools must respect each other's sanctities. We, as Muslims, will not allow Shias to insult what Sunnis hold sacred and we will not allow Sunnis to insult what Shias hold sacred; no Muslim school of thought is allowed to insult the sanctities of other schools.

In a meeting with a group of scholars and Muslim figures who participated in the International Conference on the Lovers of the Ahl-al-Bayt (ʿa) and the Issue of the Takfiris, Grand Ayatollah Makarem Shirazi expressed his satisfaction concerning the holding of this conference and stated: "The organization of a conference in which the lovers of the Ahl-al-Bayt from all Muslim schools would attend was a novel and innovative attempt".

He further added: "under the current circumstances, Muslims must find ways through which they can create unity among themselves; this can be done through finding the common points on which all Muslim schools agree and emphasizing those common points".

His eminence referred to the love for the Prophet's (s) Ahl-al-Bayt (ʿa) as a unifying factor in the Muslim community and asserted: "one cannot find a true Muslim who would not have any affection toward the Prophet's Ahl-al-Bayt".

He then added: "Shiʿa Muslims believe the Ahl-al-Bayt (ʿa) to be Infallible Imams; though some Muslims may not consider them Imams, they all share a deep love for the Prophet's Ahl-al-Bayt, a love which has its roots both in the teachings of the holy Quran and the Islamic traditions".

Stating that, based on the teachings of the Quran and the tradition, we should all gather around the Ahl-al-Bayt (ʿa), Grand Ayatollah Makarem Shirazi continued: "we must all work hand in hand in order to promote unity and prevent those who seek to create a schism within the Muslim community from putting their evil plots in to practice".

His eminence further noted: "in order to strengthen the unity of the Muslim Ummah, all Muslim schools must respect each other's sanctities; We, as Muslims, will not allow Shiʿas to insult what Sunnis hold sacred and we will not allow Sunnis to insult what Shiʿas hold sacred; no Muslim school of thought is allowed to insult the sanctities of other schools."

Referring to the recent victories of the resistance front, he stated: "we witnessed the result of such unity in the fight against the Daesh terrorist group in Iraq and Syria; when all Muslims, both Sunni and Shiʿa, united against their enemy, they could finally overcome this dangerous enemy".

His eminence also added: "recent victories are among the most successful experiences of the cooperation between all Muslims against a common enemy; we can draw important lessons from this experience for the future. Nonetheless, we must be vigilant and cautious at the time being for, the enemy has not, yet, been fully exterminated".

Referring to the vigilance of the Muslim Ummah and the resistance front as "crucial" in the face of the future plots of the enemies, Grand Ayatollah Makarem Shirazi asserted: "the enemies will, without a doubt, seek to find other ways to create sectarian wars and division within the Muslim world. If we are not vigilant, they might succeed in their evil plots".

He further added: "if we put the teachings of Islam in to practice in our lives, Islam will become more attractive to non-Muslims and they will be drawn to the religion more than ever. The Islamic ethics is perhaps the most attractive aspect of Islam and this was why the Prophet (s) also used it as a means of calling people to the religion".

His eminence finally asserted: "the Muslim scholars and elites must follow in the footsteps of the Prophet (s) in order to call all the people of the world to Islam". *(www.wilayattimes.com)*

"Prospect of Islam's Mission" compiled by Seyyed Qutb

"Islam va al-Moshkat al-Hezareh" is one of the most important works of Seyyed Qutb which was translated in Persian by the Supreme Leader of Islamic Republic of Iran, Ayatollah Seyyed Ali Khamenei in 1970 under the title of "Proclamation against Western Civilization and a Prospect of Islam's Mission".Ayatollah Khamenei also penned a preface for the book noting industry and technology are, by nature, good but the telling point is West has no spirituality; given that, everything is imitated and artificial there.The book depicts how humanity and humane features have been destroyed in the wake of western civilization illustrating the incompatibility of Western civilization with human beings."Every step in the evolution of science and technique is admirable, but humanity and humane feature should be held as the ultimate objective, so technology should be used for human kind's perfection and prosperity," underscored the translator."The Industry which knocks man, and the science or technology which crushes humane features under its wheels are not honorable," pointed out Ayatollah Seyyed Ali Khamenei highlighting that as such knowledge is not a friend but an enemy."This knowledge is not humans' servants; all the same, it is a traitor," stressed Iranian Supreme Leader urging readers to be much more vigilant of the negative consequences such technology can have.

It is noteworthy that Ayatollah Khamenei in the preface of the book discussed the following topics:"Ego-death or lack of identity, the scourge of the World of Islam"; "Western civilization, a reality against the school of monotheism and humanity"; "The incompatibility of Western civilization with human beings"; "The decline of Western civilization"; "Islam as a Solution"."To Seyyed Qutb, the true solution stands in divine Islam and trying other paths would be fruitless going nowhere and cannot help human beings," pointed out Ayatollah Khamenei.

Supreme Leader held Ego-death as the scourge of the World of Islam and in that preface stressed, "This is our story; the tragic story of people who forgot themselves plundering their own precious heritage and destroying what they had gained over centuries."The seasoned cleric went on to stress, "Instead of their own rich, deep rooted and original civilization, they went after others' schools and lifestyle."To the Supreme Leader of Islamic Republic of Iran, it is beyond a shadow of doubt that the main setback and problem in the World of Islam is lack of identity.Ayatollah Seyyed Ali Khamenei in that preface of the book urges thinkers, elites and religious leaders to brave this serious problem so as to pave the way for Muslim' prosperity and happiness. (TNA)

Milad-e-Rasool (S) and Unity Week

A Call to regain the lost glory of Muslim Ummah.

Irshad Hussain

As we all know that, the Rabi-ul awal is the third month of Islamic calender.It has great significance and paramount importance.It is the month in which the last Messenger of Almighty, Prophet Mohammad (Pbuh) was born. According to some historians he was born on twelfth Rabi-ul awal, but according to other he was born on seventeen. Now this whole controversy was clearly simplified by Imam Khomeini (R.A) by provided a Unity Week (Haftai Wahadat). Muslims all around the world commemorate the birthday anniversary of Prophet of Islam. When he was born whole Arab was under the grip of dark ages (Zamanai Jahaliya). This was that time when they used to bury down the girls alive. But Prophet of Islam Mohammad (PBUH) did his utmost in eradicating this sheer ignorance from minds and hearts of these people. He is the blessing (Rehmat) for the whole humanity. As Almighty Allah clearly pointed out us in the Holy Quran, I didn't create this whole universe, if I did not create you. So this was the clear Indication from Allah how Mohammad (PBUH) was loved by him. Supreme Leader of the Islamic Revolution Imam Khamenei says "Prophet Mohammad (PBUH) is the source of Unity in the Muslim Ummah". But in today's world anti Islamic forces are hell- bent putting forward baseless arguments against (Milaad) the birth Anniversary of Prophet. But before Wahhabism in Saudi Arabia whole Arab used to marked this occasion in a high way. After the emmergence of Wahhabism in Saudi Arabia, now it has been banned to celebrate there. They want to propagate this mission to whole world, their ideology is completely threat to the brotherhood and unity of Islam. As Muslim Ummah is suffering economically, politically and socially it is only because of Wahhabism and Zionism policies. They are using Muslims as a tool against one another in creating wedge in the Muslim world. Because they well and truly know that (Milaad) is an instrument by which the Muslims can be united against all satanic forces. But it is only the founder of Islamic revolution Imam Khomeini late propounded the unity week (Haftai wahadat). This week starts from 12th to 17th Rabi -ul-awal which marks the birthday anniversary of Prophet Mohammad (Pbuh). The unity week by Imam Khomeini's (RA) is a workable strategy against all extremist and satanic forces who are trying to divide Muslim nations on the bases of Sectarian, religious, regional and cultural lines. In order to bring the social and economic stability in the entire Muslim Ummah the unity week of Imam Khomeini's should be followed under all circumstances' unity week of Imam Khomeini is an open call to whole Muslim Ummah to stay hand in glove and not to give chance to enemies of Islam to create strife. Both Shia's and Sunni are following this week in latter and sprit which is the sign of Unity and frustration for the anti-Islamic forces.May Allah give us courage and strength against the enemies of humanity and Islam.

Author hails from Gund Hassi Bhat of Srinagar Kashmir.

Prophet Muhammad's honesty made Sayyida Khadija so fond of him: Imam Khamenei

Tehran:Hazrat Khadija (pbuh) submitted to Islam upon the very first days in which Islam came into existence; she made the greatest efforts as a perfect, wise and magnanimous woman. Therefore, she is distinguished as the first believer of Islam. Eventually, she spent all her wealth on inviting people to Islam and promoting the religion. The significance of Khadija's role can only be understood by those who have experienced the responsibility of contributing aid, to fighters, during times of conflict and repression. Had it not been for the financial assistance Hazrat Khadija (peace be upon her) offered, Islam's movement and progress might have faced major impediments. Later Khadija, Prophet Muhammad (pbut) and his Muslim followers migrated, by force, to the Shib Abi Talib (Abi Talib Valley); it was here that she endured an arduous and exhausting life, for a few short years; finally, she passed away while in exile and under boycott.

Statements made during a Friday sermon, May 23, 1986

High ethical features, noble humane personality, great patience, familiar with pains and sorrows that a man can experience in childhood, led to developing a complicated and deep personality in Prophet Muhammad (pbuh) when growing up. As a child, he chose to work as a shepherd for AbuTalib 's sheep. These helped complement his personality. He chose, as a child, to go on a business trip with Abi Talib. He, gradually, repeated business trips till he reached the young age, the time he got married to Khadijah (as) and in his early forties he was appointed the prophet of God.

He was righteous. During the time before Islam, he was a merchant; travelling to Levant, and Yemen; participated in commercial expeditions, and had business associates. One of his associates of this time later recounted that he was the best of associates; he wasn't stubborn, and wouldn't quarrel. He didn't burden his associates, and didn't mistreat any customer. He didn't charge one too much, nor did he lie to anyone. He was honest. It was his honesty that made Khadijah al-Kubra (as) so fond of him. Sayyida Khadijah was herself the first lady of Mecca, a prominent figure, from a prominent family with considerable wealth.

May 12, 2000

Printer,Publisher & Owner:Waseem Raja;Editor in Chief:Waseem Raja;Ass.Editor:Mohammad Afzal Bhat;R.N.I No:JKBIL/2015/6342
Published From:Maisuma Bazar,Gaw Kadal Srinagar (J&K);Adms.Office:Natipora Sgr; Printed at:Khidmat Offeset,Abi Guzar The Bund,Srinagar;
Contact:+91-9419001884;Email:editorwilayattimes@gmail.com; Website:www.wilayattimes.com

2nd Year of Publication Srinagar

WILAYAT TIMES

Weekly

The Student of Govt.Middle School Patwaw Budgam Kashmir namely Adil Ali Rather is suffering from acute leukemia (Blood Cancer)and is undergoing treatment at SKIMS Soura .He belongs to poor family and cost of treatment is huge which is beyond the reach for his family .Kindly help him to save the precious life.

Account No:0078041000002207,IFSC:JAKA0MAJLIS

JK Bank Budgam Kashmir,

M.No:+91-9622757732

Vol:03 | Issue:34 | Pages:08 | 4th December 2017 to 10th December 2017 | Rs.5/-

Eid-e-Milad:When a Kashmiri Pandit couple stole hearts by greeting Milad procession

WILAYAT TIMES SPECIAL

For those who spread hate, this should serve as an eye-opener.Welcome to the troubled South Kashmir, where Kashmiryat (pluralistic culture) was in full bloom on Friday.A middle-aged Kashmiri pandit couple greeted the procession of Eid Milad-ud-Nabi (Birthday of Prophet Mohommad) by distributing candies to the Muslims as a token of love and affection.Vimal and Shushma Tickoo surprised the people when they lined up on the route of the Milad procession and showered candies.Carrying a bag full of candies, the couple was distributed the toffees to pedestrians a mark of respect."We are greeting them on the auspicious occasion. We are welcoming them. We do it every year", said Vimal Tickoo.Hailing from Mattan area of Anantnag and braving sub-zero temperatures, the couple came out of their home to greet the procession."They too join us when we celebrate our festival. We have so much of brotherhood in our area. There has been no problem in Mattan. They are our well wishers", said Shushma Tickoo.The gesture of the couple stole the hearts of the local Muslims. Selfies and handshakes followed.A young Muslim man came forward to click selfies with the couple as a gesture of love from the majority community of Kashmir.The video of the kind gesture by Pandits have gone viral on social networking sites. Director General of Police Dr Shesh Paul Vaid also retweeted the video of Pandit couple distributing candies to the people during Milad procession.

Vohra, Mehbooba Greet People On Eid-i-Milad

Jammu: Jammu and Kashmir Governor NN Vohra and Chief Minister Mehbooba Mufti today greeted the people of the state on the occasion of Eid-i-Milad, the birthday of Prophet Muhammad (SAWW).Vohra expressed hope that the auspicious occasion would be a harbinger of harmony, peace, progress and prosperity in the state.In his message Vohra said Islam teaches values of brotherhood, simplicity, compassion and morality, all of which need to be vigorously inculcated in today's trouble torn world."It's an occasion to seek forgiveness from Almighty Allah and blessings for the entire mankind", Mufti said.She said in the present-day world, marred by conflicts and discord, there is a dire need to practice firmly and promote the teachings of the Prophet in which lies the solution to all problems of mankind.

On Milad;JK Bank donates ambulance to Hazratbal Shrine

Srinagar:J&K Bank Chairman and CEO Parvez Ahmad today presented the state-of-the-art ambulance to the senior functionaries of J&K Waqf Board while paying obeisance at the Dargah Hazratbal.

Chairman Parvez Ahmed handed over the key of vehicle to the Waqf Board's Sr. Controller Finances Ajaz Ahmad Mir in presence of the bank's Executive Presidents Vagesh Chander, S S Sehgal, Sr. President Abdul Rasheed, Presidents Nishi Baru, Abdul Rashid Shegan, Zonal Head Manzoor Hussain, Vice Presidents Rakesh Gandotra, Sushil Kumar Gupta, Vinay Sawhney, Arvind Gupta, Cluster Head Shahzad Hussain Teli, Head Business Unit Kashmir University Campus Showkat Makhdoomi and other senior officers and office bearers of Waqf Board amid large gathering of people visiting the shrine. Earlier, the Imam of Dargah Moulana Kamaluddin Farooqi received the Chairman along with his team at the sanctum sanctorum of Dargah and prayed for the collective good of people of J&K in presence of the Administrator Waqf Board Peer Masood-ul-haq, Sr. Controller Finances Ajaz Ahmad Mir and other office bearers of the shrine.

Thanking the Chairman for this kind gesture, Ajaz Ahmad Mir said that the ambulance will provide a huge relief to the people in the adjacent area of the shrine besides the faithful who visit here in huge numbers on the auspicious occasions especially on the Eid-i-Milad and Meiraj Alam.

"And we do have certain emergencies to take care of during the peak times on these occasions wherein the ambulance comes as a great relief to the administration here at Dragah", he said.

Speaking on the occasion, Parvez Ahmed said, "Under CSR, we have been trying in our humble way to serve the societies we work with and give back to the society particularly across the state. And we shall continue to contribute towards creating the requisite infra-structure for the social and cultural well-being of the people in the state."

Present on the occasion, the locals and the visitors-to-the-shrine hailed the bank's noble gesture and praised the bank's leadership for being socially conscious and sensitive to other needs of the society.